ملک کے ائمہ وخطباء کا نمائندہ ادارہ

## منبر ومحراب فاؤنڈیشن

کی جانب سے خطباء وائمہ مساجد کی خدمت میں جمعہ کے موقع پر خطاب کیلئے ہر چہار شنبہ کی شام ملک کے حالات کے تناظر میں ملت کی رہنمائی ورہبری پر مبنی دینی ملی سماجی اور معلوماتی اہم ترین مضامین ارسال کئے جائیں گے۔ اِن شاء اللہ

ہفت روزہ

# پیام منبر ومحراب

سلسلہ نمبر: 315

01-11-2023

9989666811

youtube.com/mmfindia

t.me/mmfi_channel

www.mmfi.info


ناشر:

ملک کے ائمہ وخطباء کا نمائندہ ادارہ

منبر ومحراب فاؤنڈیشن انڈیا

MEMBER-O-MEHRAB FOUNDATION INDIA

MMFI

فاؤنڈیشن انڈیا

# 16-9-408/P/45, Masjid-E-Alfalah Complex, Wahid Nagar, Old Malakpet, Hyd-36

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# نکاح کے اہم مقاصد

# اورنوجوانوں کی تربیت وکونسلنگ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْن مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن اَمَّا بَعْد۔

فقد قال اللہ تعالی فی کلامہ المجید، اَعوذ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (النور 32:) وعن علی رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ یَا عَلِی ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْ ھَا الصَّلوٰۃُ اِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْأَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَھَا کُفُواً۔ (مشکوۃ المصابیح)

سامعین محترم و حاضرین کرام!

نکاح انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے۔ مرد ہو یا عورت نکاح کے بغیر اس کی زندگی ادھوری اور نامکمل رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور انھی سے اُن کا جوڑا حضرت حوا کو بنایا۔ اس طرح شوہر اور بیوی کا یہ پہلا انسانی رشتہ وجود میں آیا۔ باقی سارے رشتے ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن و دیگر رشتے داریاں بعد میں وجود میں آئیں۔

قرآن میں نکاح کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا گیا: وَانْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ تم سے جن کے نکاح نہیں ہوئے ہیں، ان کے نکاح کردو۔ عام طور پر ہر زمانے میں رہبانیت (دنیا کو چھوڑ کر گوشہ نشینی) سے متاثر لوگوں نے شادی بیاہ کے ذریعے عورتوں سے تعلق بنانے کو اللہ سے قریب ہونے میں رکاوٹ اور تقویٰ کے خلاف سمجھا؛ مگر آپ ﷺ نے اس کی تردید فرمائی اور اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ نکاح میری سنت کہہ کر اسے عبادت کا درجہ دیا۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ کی بیوی خولہ بنت حکیمؓ کے ذریعے سے جب یہ بات نبی کریم ﷺ کے علم میں آئی کہ ان کے شوہر دن بھر روزہ رکھتے ہیں اور رات کو جاگ کر نماز پڑھتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے انھیں بلا بھیجا اور فرمایا: عثمان! کیا تم میرے طریقے کو چھوڑ رہے ہو؟ عثمانؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ گواہ ہے کہ میں تو آپ ہی کے طریقے کی تلاش میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سوتا ہوں رات کے ایک حصّے میں اور نماز تہجد پڑھتا ہوں رات کے ایک حصّے میں، روزے نفل رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا، میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو، تمہاری بیوی بچوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے، تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، پس تم روزے رکھو اور افطار بھی کرو، رات کو نفل پڑھو اور سوؤ بھی۔ (مشکوۃ)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو، ان میں سے ایک یہ کہ جب تم غیر شادی شدہ کا ہمسر (نکاح کے قابل جوڑا) پاؤ تو اس سے اس کا نکاح کردو۔ (ترمذی) غرض قرآن وحدیث میں نکاح سے متعلق بڑی اہم رہنمائی ہمیں ملتی ہے۔ نکاح کے چار اہم اور بنیادی مقاصد ہیں:

نکاح کا اوّلین مقصد ایک مرد اور عورت کے اخلاق کی حفاظت اور پورے معاشرے کو بگاڑ و فساد سے بچانا

ہے۔حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی ذمّے داریوں کو ادا کرسکتا ہو اُسے شادی کرلینی چاہیے، اس سے نگاہ قابو میں آجاتی ہے اور آدمی پاک دامن ہوجاتا ہے۔ ہاں جو شخص نکاح کی ذمے داریوں کو ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کے شہوانی جذبات کو کم کردے گا۔'' (بخاری و مسلم)

غیر شادی شدہ آدمی ہر وقت شیطان کے نرغے میں رہتا ہے۔ جوانی کا فطری تقاضا، خیالات اور جذبات کو غلط راہوں پر ڈال سکتا ہے۔ خصوصاً بے حیائی کے اِس ماحول میں، جب کہ جذبات کو بہکانے اور بھڑکانے کا سامان ہر طرف موجود ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو زیادہ عرصے تک ازدواجی زندگی سے محروم رکھنے سے معاشرے میں بڑی گھناؤنی اخلاقی بیماریاں نشوونما پاتی ہیں۔ سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو بلا شبہ وہ بڑی بے حیائی کا کام اور بڑا ہی بُرا راستہ ہے۔ اس بُرائی اور بے حیائی کے راستے سے بچنے کے لیے جہاں یہ تدبیر بتائی گئی ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں اپنی نگاہوں کو بچا کر رکھیں، وہیں نکاح کو حفاظت کا عملی ذریعہ بتایا گیا۔ سورۃ المؤمنون میں کامیاب اہل ایمان جو آخرت میں جنت کے وارث بنیں گے، کی یہ خصوصیت بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں: وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے امت کو یہ ہدایت دی کہ نکاح کو آسان بناؤ اور کم سے کم خرچ کے ساتھ نکاح کی ذمہ داری ادا کرو؛ تاکہ زنا مشکل ہوجائے اور فتنہ وفساد پیدا نہ ہوسکے۔

آج امت نے نبی کریم ﷺ کی ان ہدایات کو نظر انداز کرکے اپنی بداعمالیوں کے ذریعے نکاح کو مشکل بنادیا ہے۔ حال یہ ہے کہ چاہے بال بال قرض میں ڈوب جائے، مکان جائیداد بک جائے یا گروی رکھنے کی نوبت آئے، اولاد کے لیے ترکہ میں چھوڑنے کے لیے کچھ نہ بچے، مگر رسموں، رواجوں، نمود و نمائش کے ہنگاموں سے دست بردار ہونے کے لیے تیار نہیں، جس کی وجہ سے آج نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بے حیائی کے اس بُرے راستے کی طرف جارہے ہیں۔ یہ راستہ ان کے لیے آسان ہوگیا ہے، بالخصوص بڑے شہروں میں۔ اللہ تعالیٰ ملّت کے نوجوانوں کی حفاظت فرمائے۔ بہرحال نکاح کا پہلا اور اہم مقصد ہر مومن مرد اور عورت کے اخلاق کی حفاظت اور اس کے ذریعے سے پورے معاشرے کو فتنہ وفساد اور اخلاقی بگاڑ سے محفوظ رکھنا ہے۔

نکاح کا دوسرا اہم مقصد سکون و راحت کا حصول ہے۔ زندگی نام ہے سخت محنت و مشقت کا، آدمی دن بھر محنت کرتا ہے رزق حلال کے حصول کی کوشش میں ملازمت، کاروبار، تجارت، مزدوری کرتے ہوئے وہ تھک جاتا ہے۔ اسی طرح عورت گھر کی ذمّے داریوں کو ادا کرتے ہوئے تھک جاتی ہے۔ دونوں کو آرام کی، سکون و راحت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں نیند کو تھکان دور کرنے کا ذریعہ بنایا، تاکہ وہ دوسرے دن کے لیے تازہ دم ہوکر اپنی جدوجہد کو جاری رکھ سکے، وہیں اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کو ایک دوسرے کے لیے سکون و

راحت کا ذریعہ بنایا۔ سورۃ الاعراف، آیت ۱۸۹ میں فرمایا :هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِیَسۡکُنَ اِلَیۡهَا ''وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ تا کہ اس کے پاس سکون حاصل کرے۔'' اور یہ راحت وسکون صرف جنسی تعلق کا نام نہیں بلکہ آپس کی محبت اور مہربانی بھی اس میں داخل ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے :اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی اور اس رحمت ومحبت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانی قرار دیا:ان فی ذلك لاٰیت لقوم یتفکرون یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں، ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔

دو اجنبی رِشتۂ ازدواج میں بندھ جاتے ہیں تو ان کے درمیان جو محبت اور الفت پیدا ہوتی ہے وہ غیر معمولی ہوتی ہے۔ یہ ہے اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی۔

نکاح کا چوتھا اور سب سے اہم مقصد زندگی میں ایک دوسرے کی شرکت و مدد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد اپنی بندگی بتایا :وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مرد کی زندگی کا مقصد بھی اللہ کی بندگی ہے اور عورت کی زندگی کا مقصد بھی اللہ کی بندگی ہے۔ اب وہ دونوں شریک زندگی بنے ہیں تو وہ شریک مقصد بھی ہیں۔ بندگی کے مقصد کو پورا کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھی اور مددگار بنیں۔ سورہ توبہ، آیت ۷۱: میں فرمایا گیا : والمؤمنون والمومنٰت بعضهم اولیاء بعض مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی رفیق، و مددگار ہیں۔ یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و یقیمون الصلوٰۃ و یوتون الزکوٰۃ و یطیعون الله رسوله . بھلائیوں کا حکم دینے اور بُرائیوں سے روکنے کے معاملے میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں، نماز کو قائم کرنے اور زکوٰۃ کی ادائی کے معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھی اور اللہ سے رسول کی اطاعت کے معاملے میں وہ ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ اس آیت میں مومن مردوں اور عورتوں کی جو مشترکہ خصوصیات بتائی گئی ہیں وہ ایک اسلامی معاشرے کی عمومی کیفیت ہے۔ ایک بھائی اور ایک بہن ایک دوسرے کے معاون، ماں باپ اور اولاد اور قریبی رشتے دار ایک دوسرے کے معاون و مددگار اسی طرح تبلیغ دین سے وابستہ مرد اور عورتیں اپنے اپنے دائرہ کار میں ذمے داریوں کو ادا کرتے ہوئے حسب ضرورت ایک دوسرے کے معاون۔ ان عمومی کیفیات میں جو پہلو خصوصیت کا حامل ہے وہ ہے شوہر اور بیوی کے درمیان تعاون۔

نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث میں اس کی بڑی عمدہ مثال سامنے آتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے، اس بندے پر جو راتوں کو اٹھتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے، محض خود کھڑا نہیں ہوتا، اپنی بیوی کو جگاتا ہے اور اگر وہ تھکان کی وجہ سے گہری نیند سو رہی ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ کی بندی اٹھ اور تو بھی اللہ کی بارگاہ میں کھڑی ہو جا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :اس طرح اللہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس بندی پر جو راتوں کو اُٹھتی ہے اور اللہ کی بارگاہ میں کھڑی ہوتی ہے اور اپنے شوہر کو

جگاتی ہے اور اگر وہ گہری نیند میں ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے اور کہتی ہے کہ اے اللہ کے بندے اٹھ اور کھڑے ہو جا اللہ کی بارگاہ میں۔

الغرض ان کے علاوہ نیک و صالح اولاد کا حصول اور دو خاندانوں کے درمیان روابط و تعلقات کی استواری بھی نکاح کے مقاصد میں شامل ہے۔

موجودہ دور میں ہندستان میں امتِ مسلمہ جن مسائل کا شکار ہے ان میں سے ایک اہم مسئلہ نوجوانوں کی دینی و اخلاقی تربیت کا ہے۔ یہاں اسکولی مرحلہ سے ہی مخلوط تعلیم کا رواج ہے۔ بعض اسکولوں میں ثانوی تعلیم کے دوران لڑکوں اور لڑکیوں کے الگ سیکشن بنائے جاتے ہیں، لیکن کالج کی سطح پر ہر حال میں مخلوط تعلیم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوتا ہے جب ان میں جسمانی اور نفسیاتی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ وہ صنف مخالف کی طرف کھنچاؤ محسوس کرتے ہیں۔ اس عمر میں والدین اپنے بچوں کے نکاح کے لیے فکر مند ہوتے ہیں۔ وہ رشتوں کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ یہ موضوعات گھر میں بچوں کے سامنے بھی آتے ہیں۔ نوجوانوں کی زندگی میں یہ مرحلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اگر اس میں ان کی مناسب رہ نمائی نہ کی جائے تو ان کے بھٹکنے اور غلط راہ پر پڑ جانے کے امکانات رہتے ہیں۔

کالج کی زندگی میں لڑکوں اور لڑکیوں کا باہم میل جول ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے کو شریکِ حیات (Life partner) کی حیثیت سے پسند کرنے لگتے ہیں تو بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً لڑکا مسلم ہے اور لڑکی غیر مسلم، یا اس کے برعکس، لیکن وہ وقتی جوش میں آکر نکاح پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ پہلے بین مذہبی شادیوں (Inter Religions Marriages) کے اِکّا دُکّا واقعات سننے کو ملتے تھے۔ اب خاصا اضافہ ہو گیا ہے، جو باعثِ تشویش ہے۔ اسلام میں نکاح درست ہونے کے لیے زوجین کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ کسی غیر مسلم سے نکاح جائز نہیں۔ ایسے موقع پر ضروری ہے کہ مسلم نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر دینی اعتبار سے غیر مسلموں سے نکاح کی قباحتیں واضح کی جانی چاہیے۔

نکاح کے معاملے میں ذات برادری کا بھی معاملہ اٹھتا ہے۔ لڑکی کسی برادری سے ہے، لڑکا دوسری برادری سے تعلق رکھتا ہے۔ عموماً والدین ایسی شادیوں کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں مسئلہ کفاءت کو ذات برادری سے جوڑ دیا گیا ہے، جب کہ اسلام کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ نکاح کے معاملے میں ہم آہنگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے دین داری کو ترجیح دی جائے۔

آزادانہ ماحول نے پسند کی شادی (Love marriage) کو بھی بہت زیادہ رواج دیا ہے۔ اس معاملے میں بھی اعتدال کی ضرورت ہے۔ لڑکا یا لڑکی اپنی پسند کے کسی رشتے کی نشان دہی کرے تو والدین کو چاہیے کہ خواہ مخواہ جذبات میں نہ آئیں، نہ اسے آوارگی پر محمول کریں، بلکہ اس پر غور اور اس کی تحقیق کریں۔ اگر وہ رشتہ مناسب

لگے تو اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح اگر والدین خود کوئی رشتہ تلاش کرلیں تو اسے فائنل کرنے سے پہلے لازماً لڑکے یا لڑکی کی رضامندی لیں۔ عموماً لڑکیوں کی مرضی معلوم کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی، جب کہ دینی اعتبار سے یہ درست رویّہ نہیں ہے۔ عہدِ نبویؐ میں ایسے متعدد واقعات پیش آئے جن سے پتہ چلتا ہے کہ شادی میں لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ ایک مرتبہ ایک لڑکی نے حضور ﷺ کی خدمت میں آ کر شکایت کی کہ میرے باپ نے میرا رشتہ ایسی جگہ طے کردیا جو مجھے پسند نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے رشتے کو کینسل کروادیا۔ (بخاری)

نکاح کے نتیجے میں ایک خاندان وجود میں آتا ہے۔ اسلام نے شوہر اور بیوی دونوں کے حقوق متعین کیے ہیں ۔ جو بیوی کے حقوق ہیں وہ شوہر کے فرائض ہیں اور جو شوہر کے حقوق ہیں وہ بیوی کے فرائض ہیں۔ نکاح کے بندھن میں بندھنے سے قبل لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنے حقوق کا بھی علم ہونا چاہیے اور فرائض کا بھی۔ اسلام نے خاندان کا نظم چلانے کے لیے اس کی سربراہی مرد کو سونپی ہے۔ یہ ایک انتظامی ذمہ داری ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرد کو حاکمانہ اور جابرانہ اختیارات دیے گئے ہیں اور عورت کو گھر کی لونڈی بنایا گیا ہے جو شوہر کے ہر طرح کے حکم کو ماننے کی پابند ہے۔ اسلام نے عورت کے حق ملکیت کو تسلیم کیا ہے اور وقت ضرورت اس کی معاشی جدو جہد کی اجازت دی ہے، لیکن اس کے لیے بہر حال شوہر کی اجازت ضروری ہے۔

نکاح کے بعد لڑکی جب شوہر کے گھر پہنچتی ہے تو اسے نئے افرادِ خاندان سے سابقہ پیش آتا ہے۔ ساس، سسر، نند، بھاوج، دیور، جیٹھ وغیرہ۔ ان کے ساتھ اس کا تعلق کیسا ہو؟ اور وہ لوگ اس کے ساتھ کس طرح پیش آئیں؟ اس پر خاندان کی خوش گواری موقوف ہوتی ہے۔ اسلام مشترکہ خاندان کا بالکلیہ مخالف ہے نہ بالکلیہ حامی۔ وہ بس یہ چاہتا ہے کہ نئے جوڑے کو خلوت (Privacy) کا حق حاصل رہے اور مکان کا ایک حصہ عورت کے آزادانہ تصرف میں رہے، جس میں خاندان کے کسی اور فرد کی دخل اندازی نہ ہو۔ لڑکی کا تعلق اصلاً اس کے شوہر سے ہوتا ہے، خاندان کے دوسرے افراد کی خدمت اس کے ذمہ نہیں ہے، لیکن اسے یہ بھی سوچنا چاہیے کہ وہ اب اس کے رشتے دار ہوگئے ہیں اور رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ اسے یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ خدمت کرکے دوسروں کا دل جیتا جاسکتا ہے۔

بہت خوش قسمت ہوتے ہیں وہ خاندان جن کے تمام افراد ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں اور ان کے درمیان پیار ومحبت اور الفت ومودّت آخر تک قائم رہتا ہے۔ ورنہ ہوتا یہ ہے کہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد شکایات پیدا ہونے لگتی ہیں اور تنازعات سر ابھارنے لگتے ہیں۔ اگر یہ صورتِ حال پیدا ہونے لگے تو اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ پہلے مرحلے میں زوجین خود انھیں حل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ حل نہ کرسکیں تو خاندان کے بڑے بوڑھوں کو شریک کریں اور اگر وہ بھی ان تنازعات پر قابو نہ پاسکیں تو زوجین باقی زندگی گھٹ گھٹ کر جییں، اس سے بہتر ہے

کہ علیٰحدگی حاصل کریں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق طلاق غصہ میں آ کر یا جذبات کی رَو میں بہہ کر اچانک اختیار کیا جانے والا قدم نہیں، بلکہ سوچ سمجھ کر اپنایا جانے والا فیصلہ ہے۔

موجودہ حالات میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلم نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو نکاح کے بندھن میں بندھنے سے قبل اس سلسلے کی ضروری معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ انھیں نکاح کے مقصد، حکمت، حدود و شرائط، زوجین کے حقوق و فرائض اور ان کے اختیارات، نکاح کے بعد پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے کے طریقے اور تنازعات کو سلجھانے کی تدابیر بتائی جائیں، تاکہ وہ پہلے سے ذہنی طور پر اس کے لیے تیار ہو جائیں۔ اس کے لیے مناسب ہے کہ مسلم جماعتیں اور تنظیمیں سرگرم ہوں، اہلِ علم ایک مختصر مدتی کورس تیار کریں، ہر شہر میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے پروگرام منعقد کریں اور اس کورس کے مطابق ان کے سامنے لیکچرس دیے جائیں؛ جن میں درج ذیل اہم امور پر تفصیل سے گفتگو ہو اور مناسب تربیت دی جائے:

معاف کرنے کی تربیت دیں : معاف کرنا اور معافی چاہنا یہ دونوں مزاج کی بڑی اہم خصوصیات ہوتی ہیں۔ رشتوں کی مضبوطی میں اس کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کے اندر یہ صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس مرحلے پر اس کی اہمیت بھی لڑکوں اور لڑکیوں کو معلوم ہونی چاہیے اور اس کی صلاحیت بھی ان کے اندر پیدا ہونی چاہیے۔ معافی چاہنا صرف بے جان جملے کا نام نہیں ہے، ایک اہم جان دار اور احسن رویے کا نام ہے۔

شکر گزاری سکھائیں: دولھا اور دلھن کو سکھائیں کہ کیسے ایک دوسرے کے لیے، گھر والوں کے لیے اور خدا کے لیے شکر گزاری کے جذبات پروان چڑھائے جا سکتے ہیں۔ جس چیز کو آج کل مثبت طرزِ فکر (Positive Mental Attitude) کہا جاتا ہے، اس کا سب سے خوب صورت مظہر اسلام میں شکر کا تصور ہے۔

خوش رہنا سکھائیں: دولھا اور دلھن اپنی زندگی کے سب سے پُرمسرت دور کا آغاز کر رہے ہیں۔ انھیں سکھائیے کہ کیسے وہ ان لمحات کو یادگار بنا سکتے ہیں۔ چھوٹی موٹی کمزوریوں کو نظر انداز کرنا اور ایک دوسرے کی شخصیتوں کے حسین پہلوؤں پر نظریں جما دینا، یہی پائے دار ازدواجی زندگی کا اصل راز ہے۔ اسی سے یہ رشتہ محبت و مودت اور سکون و طمانیت کا گہوارا بن جاتا ہے۔

حقیقی حُسن : اس کے ساتھ ساتھ، لڑکے اور لڑکی کو اس کی تربیت بھی ملنا چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے کیسے باعثِ کشش بن سکتے ہیں۔ لڑکی کے لیے بناؤ سنگھار ایک وقتی اور عارضی چیز ہے، اور بلاشبہہ اہم بھی۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ کشش کا تعلق جسمانی محاسن سے زیادہ باطنی محاسن سے ہے۔ گفتگو، لب و لہجہ اور رویے کا حُسن زیادہ دیرپا کشش پیدا کرتا ہے۔

رشتوں کا احترام  :بتائیں کہ ہر رشتہ اہم ہوتا ہے۔ ماں اور ساس کے درمیان موازنے کی عادت صحیح نہیں ہے۔ ماں کی محبت اور ساس کی محبت کی نوعیت میں ویسا ہی فرق ہوتا ہے، جیسے مثلاً باپ کی محبت اور بھائی کی محبت میں فرق ہوتا ہے۔محبت کی الگ نوعیت کا مطلب ساس کا عدم لگاؤ نہیں ہے۔اسی طرح ہر گھر کا اپنا رہن سہن اور کلچر ہوتا ہے۔اس کے اچھے پہلو بھی ہوتے ہیں اور خراب بھی۔گھروں کے کلچر اور روایتوں کے بے جا موازنے سے بھی بچنا چاہیے۔

ایک دوسرے کی قدر و قیمت کا احساس  :لڑکی کو شوہر کے مال کی قدر کی عادت ہونی چاہیے۔اس کے پیشہ اور مصروفیت کی بھی قدر ہونی چاہیے۔اسی طرح لڑکے کو اپنی بیوی کی قربانیوں، مشقتوں اور کام کی قدر ہونی چاہیے۔

اگر ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے نوجوانوں کی تربیت و کونسلنگ ہوگی تو ان شاء اللہ ازدواجی زندگیاں خوش گوار اور پائیدار رہوں گی۔اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔آمین

## موضوع سے متعلق بعض آیات وروایات

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً (الرعد:٣)

ترجمہ : ہم آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔

وَأَنكِحُوا الأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (النور:٣٢)

ترجمہ: تم میں سے جو مرد، عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو، اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی۔ اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو غنی بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا (النساء:٣)

ترجمہ: اور اگر تم یتیم لڑکیوں سے بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تمھیں پسند آئیں ان میں سے دو دو تین تین چار چار سے نکاح کرلو، اگر تمھیں خطرہ ہو کہ انصاف نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی سے نکاح کرو یا جو لونڈی تمہارے ملک میں ہو وہی سہی، یہ طریقہ بے انصافی سے بچنے کے لیے زیادہ قریب ہے۔

عَن علی أَنَّ النَّبِيَّ ۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ يَا عَلِي ثَلثٌ لاتُؤَخِرْهَا الصَّلوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُواً ۔ (مشكوة المصابيح)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے علی تین کام ایسے ہیں کہ ان میں دیر نہ کرو نماز جب اس کا وقت آجائے، جنازہ جب تیار ہو جائے، بے خاوند والی عورت جب اس عورت کیلئے مناسب آدمی مل جائے تو اسکا نکاح کر دو۔

عَن انَسِ بن مَالِك رضی اللہ عنہ انه سمِع رسول الله ﷺ يقول مَن اَرادَ اَن يلقَى الله طاهِرًا مطهرًا فليَتزوج الحرائر ۔ (راوه ابن ماجة)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : جو شخص اللہ کو پاک وصاف حالت میں ملنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ : الْخِتَانُ، وَالسِّوَاكُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالنِّكَاحُ ۔ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں تمام انبیاء کی سنت ہیں مہندی لگانا خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ: الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ. (رواه مسلم والنسائی وابن ماجه)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا متاع (فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور بہترین متاعِ دنیا نیک عورت ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ (صحیح بخاری)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن یزیدؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں علقمہ اور اسود رحمہا اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جسے بھی نکاح کی استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے! کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا، اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جو کوئی نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

عَن عائشةَ قالَت: قالَ النَبی صلی الله علیه وسلم: أعظمُ النِّكاحِ بَرَكةً أيسَرُهُ مُؤْنةً.
(رواه البیهقی فی شعب الإیمان)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں سب سے کم مشقت۔ (کم خرچہ اور تکلف نہ) ہو۔

## خطبہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ ،نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ،وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا .أما بعد:فیا أیها المسلمون، إن نِعَمَ الله علینا کثیرةٌ متتابعة بتتابُعِ اللیل والنهار، قَالَ تَعَالَی:وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ (إبراهیم:۳۴) ومن هذه النِّعَم العظیمة نِعْمةُ الزواج،وهو آیةٌ من آیات الله، قَالَ تَعَالَی:وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (الروم:۲۱) وهو من سنن المرسلین؛ قَالَ تَعَالَی:وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً (الرعد:۳۸) وقد تزوَّجَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم بِأَكْثَرَ مِن امرَأَةٍ،وَقَالَ:إِنِّي أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي، فَلَيْسَ مِنِّي، وقال تعالی مُرَغِّبًا فی النکاح:فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (النساء:۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ،وَفَسَادٌ عَرِيضٌ۔ (رواہ الترمذی فی جامعه) أَقُولُ قَولِی هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ العَظِيمَ لِی وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ المُسْلِمِينَ مِن كُلِّ ذَنبٍ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

❊ ❊ ❊ ❊ ❊